اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی — بیرون ہند سالانہ

خطبہ نمبر ۲۱

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ | تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۹ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میاں عزیز احمد صاحب مرحوم سے متعلق اپنوں کے خیالات اور معاندین کے اعتراضات

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ یکم جولائی سنہ ۱۹۳۸ء

(۲)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میں نے پچھلے جمعہ میں

پشاور سے آئے ہوئے ۲ اعتراض

بیان کئے تھے۔ اور اسی طرح دو اعتراض وہ بیان کئے تھے۔ جو مجھے احرار کے خطبات یا ان کی گفتگوؤں سے اخذ کرکے دوستوں نے پہونچائے تھے۔ ان کے جوابوں کے سمجھانے سے پہلے میں نے چند اصول بیان کئے تھے۔ کہ ان اصول کا سمجھ لینا ان جوابوں کے سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ گزشتہ جمعہ میں وقت کی کمی کی وجہ سے میں نے صرف اصول بیان کرنے پر اکتفا کی تھی۔ اصلی اور تفصیلی جواب بعد کے لئے چھوڑ دیئے تھے۔ آج میں ان اعتراضات کو ان کے تفصیلی جواب کے لئے لیتا ہوں:۔

پہلا اعتراض

یہ ہے۔ کہ قادیان کے لوگ بے غیرت ہیں۔ جب ان کے ماں باپ کو کوئی گالی دے۔ تو جوش میں آجاتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خاندان کو اگر گالیاں دی جائیں۔ تو صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ اور کہ ہم ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ قادیان میں اسی۸۰ فیصدی لوگ ایسے ہیں۔ حالانکہ گالی دینے والے کا علاج سوائے سختی کے کچھ نہیں:۔

اس سوال کے ۲ دو حصے

ہیں۔ پہلا حصہ یہ ہے۔ کہ قادیان کے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل کے متعلق گالیاں برداشت کر لیتے ہیں۔ یہ بے غیرتی ہے۔ اور جواب کے لئے پہلے میں اسی حصہ کو لیتا ہوں۔

بے غیرتی اور اس کے مقابل کا لفظ غیرت جو ہے۔ اس کا ماخذ عربی زبان ہے۔ بے غیرتی کی ترکیب ہم نے فارسی طرز پر بنالی ہے۔ مگر دراصل یہ عربی لفظ ہی ہے۔ اور اس کے معنے وہی ہیں۔ یعنی عدم غیرت یا فقدان غیرت۔ یا قلت غیرت۔ غیرت کا نہ پایا جانا۔ یا جاتے رہنا۔ یا کم ہونا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے غیرت عربی کا لفظ ہے۔ اور ہماری زبان میں اس کا غلط استعمال ہونے لگا ہے۔ عربی میں اس کے وہ معنے نہیں۔ جن معنوں میں ہم اسے استعمال کرتے ہیں۔

عربی میں غیرت کے معنی

یہ ہیں۔ کہ کسی اپنی چیز کا جائز یا ناجائز طور پر دوسرے کے قبضہ یا استعمال میں آنا۔ اور اس استعمال کی برداشت نہ کرسکنا۔ لیکن ہم لوگ جب بے غیرتی کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ تو بعض ناجائز افعال کے لئے کرتے ہیں۔ بے شک ان معنوں کے رو سے بھی کرتے ہیں۔ جو عربی میں ہیں لیکن زیادہ تر یہی معنے لئے جاتے ہیں کہ کوئی ناجائز فعل ہو رہا ہو۔ اور اس پر اظہار نفرت یا غضب نہ کیا جائے اور جب ایسے فعل پر اظہار نفرت یا غضب کیا جائے۔ تو اسے غیرت کہتے ہیں۔ بعض دفعہ لفظوں کے غلط استعمال سے بھی حقیقت پوشیدہ ہوجاتی ہے۔ ہم ایک غلط لفظ بولتے ہیں۔ اور ہماری مراد اور مطلوب نظروں سے اوجھل ہوجاتا ہے لیکن اگر صحیح لفظ بولیں۔ تو اصل مقصد سامنے رہتا ہے۔ اور ہم سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہم اپنے مقصد اور مطلب کو صحیح طور پر ادا کر رہے ہیں۔ یا غلط۔ اور اسی لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ

لفظ غیرت کی وضاحت

کردوں اور بتادوں کہ عربی میں غیرت سے کیا مراد ہوتی ہے۔ اور جن معنوں میں ہم اس کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کے لئے صحیح لفظ کیا ہے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ عربی میں غیرت کے معنے یہ ہیں۔ کہ اپنی کوئی محبوب چیز جائز یا ناجائز طور پر کسی دوسرے کے پاس چلی جائے۔ اور اس کے خلاف دل میں غصہ۔ نفرت۔ اور رنجش پیدا ہو۔ عام استعمال اس کا یہ ہے۔ کہ مثلاً کہیں گے مرد کو اپنی بیوی کے لئے غیرت پیدا ہوئی۔ یا بیوی کو اپنے خاوند کے لئے غیرت پیدا ہوئی۔ اور جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ مرد کو اپنی بیوی کے لئے غیرت پیدا ہوئی۔ تو بیوی کے لفظ سے مراد اس کی موجودہ بیوی اور سابقہ بیوی دونوں ہوسکتی ہیں۔ اس طرح یہ غیرت جائز بھی ہوسکتی ہے۔ اور ناجائز بھی اگر تو اس کی بیوی ناجائز طور پر کسی غیر مرد کے پاس بیٹھی ہو۔ تو یہ غیرت ایک ناجائز فعل کے لئے ہے لیکن اگر وہ بیوی مطلقہ ہو۔ اور اس نے دوسرے سے شادی کرلی ہو۔ اور سابق خاوند کو اس پر طیش آیا ہو۔ تو اس صورت میں یہ غیرت ایک جائز فعل کے خلاف ہوگی۔ اسی طرح کہا جاتا ہے۔ کہ عورت کو خاوند پر غیرت پیدا ہوئی۔ یہ بھی بعض دفعہ جائز فعل پر ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ ناجائز پر۔ اگر تو وہ بدی کی نیت سے کسی غیر عورت کے پاس بیٹھا ہو۔ تو یہ غیرت ناجائز فعل کے لئے ہوگی۔ لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ ایک شخص کی دو بیویاں ہوں۔ اور جب وہ اپنی ایک بیوی کے پاس بیٹھا ہو۔ دوسری پر یہ گراں گزرے یہ بھی غیرت ہی کہلاتی ہے۔ مگر یہ غیرت جائز فعل کے خلاف ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ لیکن

حدیثوں میں استعمال

ہوا ہے۔ چنانچہ ناجائز محبت پر اظہار ناپسندیدگی کے معنوں میں اللہ تعالےٰ کے لئے بھی آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے لئے سب سے زیادہ غیرت والا ہے۔ اس امر میں کہ وہ اس کی محبت کو چھوڑ کر کسی اور سے لو لگا لیں۔ گویا وہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کے بندے کسی دوسری طرف جائیں۔ چاہے وہ جانا شرک کے رنگ میں ہو۔ یا فسق و فجور کے رنگ میں۔ اور پھر ایک اور جگہ حدیث میں یہ

جائز فعل کے لئے

بھی استعمال ہوا ہے۔ حضرت ام سلمہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کی خواہش کی۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ میرے کئی بچے ہیں۔ جن کے پالنے کا مجھے خیال ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے۔ کہ میں بڑی غیرت والی ہوں اس کے یہ معنے نہیں کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کسی ناجائز فعل کا انہیں خیال تھا۔ بلکہ ان کا یہ مطلب تھا۔ کہ آپ کی اور بھی بیویاں ہیں۔ اور میں یہ برداشت نہیں کرسکتی۔ کہ میرا خاوند کسی اور عورت کے پاس بیٹھے۔ اس حدیث میں یہ لفظ ایسے موقعہ پر استعمال ہوا ہے۔ کہ ناجائز فعل کا کوئی امکان ہی نہیں ہوسکتا۔ مگر یہ لفظ

اردو میں

ان معنوں میں بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ زیادہ تر انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کہ مثلاً کہتے ہیں تمہارے باپ کو گالیاں دیں جا رہی تھیں تمہیں غیرت نہ آئی۔ لیکن عربی میں گالی پر غصہ ہونے کے معنوں میں غیرت کا لفظ استعمال نہیں ہوگا۔ بلکہ انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کہ اپنی چیز کسی دوسرے کے پاس چلی جائے۔ جائز طریق سے یا ناجائز سے۔ اور انسان اسے ناپسند کرے۔ پس جن معنوں میں غیرت کا لفظ ہم استعمال کرتے ہیں۔ ...

برے فعل کو دیکھ کر اسے ناپسند

کرنا ... کر لینا کہ چاہے کچھ ہو میں اس کا مقابلہ کروں گا۔ اور یہ برائی نہیں ہونے دوں گا۔ عربی میں اس کے لئے غیرت کا لفظ نہیں بولا جاتا۔ قرآن کریم نے اس کے لئے ایا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ گویا جن معنوں میں ہم غیرت کا لفظ بولتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے ابا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون (۹-۳۲) یعنی کفار ہمارے رسول کو مٹانا چاہتے ہیں۔ مگر کیا وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اس بات کو برداشت کرلیں گے۔ ہرگز نہیں اللہ تعالےٰ ان کی اس بات کو کبھی برداشت نہیں کرے گا۔ اور ان کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہونے دیگا۔ خواہ کافر کتنا زور لگائیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یابی اللہ الا ان یتم نورہ۔ یہاں غیرت کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ ابا کا ہوا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہم ہرگز اس بات کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور دشمن کی شرارتوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ حدیثوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر

انکار یا کراہت کا لفظ

استعمال کیا جاتا ہے۔ اور جن امور پر غیرت آئے انہیں منکرات کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ خطبہ جمعہ کے دوسرے حصہ میں جو آیت پڑھی جاتی ہے۔ اس میں بھی یہ الفاظ آتے ہیں۔ وینھٰی عن الفحشاء والمنکر والبغی ینھٰی عن الفحشاء کے معنی ہیں اللہ تعالےٰ تمام بری باتوں سے روکتا ہے۔ والمنکر کے معنی ہیں کہ ایسے امور سے خصوصاً جن کے متعلق طبیعت میں غیرت پیدا ہو (یہاں غیرت کا لفظ اردو کے محاورہ کے مطابق استعمال کیا گیا ہے) بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں۔ جنکے متعلق کوئی غیرت پیدا نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک شخص جھوٹ بول رہا ہے لیکن اسکے جھوٹ سے کسی کا کوئی تعلق نہیں تو انسان اسے گناہ تو سمجھیگا۔ لیکن طبیعت میں غیرت پیدا نہیں ہوگی۔ مگر ایک شخص بازار میں کھڑا ہو کر گندی گالیاں بک رہا ہے۔ تو جو بھی شریف الطبع آدمی سنیگا۔ اسکے دل میں غیرت پیدا ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ وُہ خیال کرے گا۔ کہ ہمارے گھر نزدیک ہیں۔ بیوی بچوں تک اس کی آواز پہونچے گی۔ تو ان کے اخلاق پر بُرا اثر پڑے گا۔ پس اسے منکر کہیں گے۔ گویا وہ الفاظ۔ یا اعمال جن کی نسبت طبیعت میں غیرت پیدا ہوتی ہے۔ وُہ منکر ہیں۔ اور جن کو ہم صرف بُرا سمجھتے ہیں۔ مگر ان سے غیرت کا سوال وابستہ نہیں ہوتا۔ ان کو فحشاء کہتے ہیں۔ اور بغی وُہ ہیں۔ جن کو مٹانے کے لئے ہمیں اجازت ہے۔ اور ہر صورت میں ان کا مقابلہ کرنا ہمارے لئے جائز ہے۔ اس کے مقابلہ میں

انکار یا کراہت کا لفظ

بھی ہے۔ حدیث میں ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہٖ فان لم یستطع فبلسانہٖ وان لم یستطع فبقلبہٖ وذالک اضعف الایمان۔ یعنی تم میں سے اسلئے درجہ کا مومن وُہ ہے کہ جب وُہ کسی بدی کو دیکھے۔ تو فلیغیرہ بیدہٖ اسے اپنے ہاتھوں سے مٹا دے۔ فان لم یستطع یعنی اگر وُہ ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ تو فبلسانہٖ اسے چاہیئے کہ زبان سے مٹا دے۔ یعنی تبلیغ کرے اور لوگوں کو بتائے۔ کہ یہ بُری بات ہے اس کو ترک کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکتا ہو۔ کوئی وقت ایسا آسکتا ہے۔ کہ زبان سے بھی نہ مٹا سکتا ہو۔ ظالم لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ یا مثلاً آج کل ہمارے ملک میں پریس ایکٹ ہے۔ بعض باتیں اگر لکھی جائیں۔ تو ضمانت ضبط ہو جاتی ہے۔ یا نئی ضمانت طلب کر لی جاتی ہے۔ تو فرمایا۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو دل میں ہی بُرا سمجھ لیا جائے۔ اور یہ

قلیل ترین ایمان

ہے جس کے بعد کوئی ایمان نہیں۔ مقدم بات تو یہ ہے۔ کہ ہاتھ سے دُور کرے نہیں تو زبان سے مقابلہ کرے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو دل میں ہی بُرا منائے۔ اور جو یہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں۔ قرآن کریم میں یہ تینوں باتیں بیان ہیں۔ مگر چونکہ مختلف جگہوں سے لینی پڑتی تھیں۔ اس لئے میں نے اس حدیث کو لے لیا ہے۔ جس میں یہ سب باتیں ایک ہی جگہ ہیں۔ قرآن کریم میں ایک

چوتھا طریق اظہار غیرت

کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ جو زبان سے روکنے۔ اور دل میں بُرا منانے کے درمیان ہے۔ اور وُہ یہ کہ جب تمہاری محبوب اور بزرگ ہستیوں کی ہتک کی جا رہی ہو۔ تو اس مجلس سے اُٹھ جاؤ اور یہ طریق دل میں بُرا منانے اور زبان سے مٹانے کے درمیان ہے بعض دفعہ ایسی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ اُٹھا نہ جا سکے۔ مثلاً قیدی ہے۔ اس وقت پھر یہی حکم ہے۔ کہ دل میں بُرا منا چھوڑے۔ لیکن اگر وہاں سے اُٹھ سکتا ہے۔ تو پھر دل میں بُرا منا چھوڑنا کافی نہیں ہو سکتا۔ اس وقت اسے یہی چاہیئے۔ کہ اُٹھ جائے۔ اور اگر وُہ نہیں اُٹھے گا۔ تو دل میں بُرا منانا اس کے لئے کافی نہیں ہوگا۔ پس جیسا کہ میں بتا چکا ہُوں۔ جس فعل پر انسان کو غیرت آئے۔ وُہ منکر ہے۔ اور

اظہار غیرت کے لئے

اباء۔ انکار۔ کراہت وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ انہی الفاظ میں قرآن کریم اور حدیث میں غیرت کے مفہوم کا اظہار کیا گیا ہے۔ اباء کا لفظ غیرت کے لئے اور مواقعۂ غیرت کے لئے منکر کا لفظ قرآن کریم میں استعمال ہُوا ہے۔ اور حدیث میں منکر انکار یا کراہت کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور یہ سب لفظ درحقیقت ہم معنی ہیں اور یہی اصل غرض کو واضح کرتے ہیں کیونکہ ہر درجہ کی غیرت کے وقت جو انسان کی ذمہ واری ہے۔ اسے بھی ظاہر کرتے ہیں مثلاً جب عمل کی طاقت ہو۔ تو اس چیز کا مٹا دینا ہی اباء و انکار کہلا سکتا ہے۔ اور اگر عمل کی طاقت نہ ہو۔ لیکن مونہہ سے تردید کرنے کی طاقت ہو۔ تو پھر مونہہ سے یہ بتانا۔ کہ یہ بات جھوٹ ہے۔ غلط ہے۔ اور اس کے جھوٹ ہونے کے دلائل یہ یہ ہیں۔ یہی جائز صورت انکار کی ہے۔ تیسری انکار کی صورت یہ ہے۔ کہ اگر ہاتھ یا زبان سے روکنے کی طاقت نہیں۔ مگر انسان یہ طاقت رکھتا ہے۔ کہ اس مجلس میں شریک نہ ہو۔ تو وُہ اس مجلس سے جس میں بُری بات ہو رہی ہو۔ اُٹھ کر چلا جائے۔ لیکن جب ان تینوں صورتوں میں سے کسی صورت سے انکار نہ ہو سکے۔ تو پھر چوتھا انکار یہ ہے۔ کہ انسان اپنے دل میں کہے۔ کہ بہت اچھا ہم نہ ہاتھ سے روک سکتے ہیں۔ نہ زبان سے تردید کر سکتے ہیں۔ نہ اُٹھ کر جا سکتے ہیں۔ مگر ہمارا دل تو کسی کے قبضہ میں نہیں۔ ہم اسے دل سے بُرا مناتے ہیں۔ اور یہ

چاروں ذرائع انکار کے

اس لفظ کے اندر ہی پائے جاتے ہیں۔ انکار عملی بھی ہوتا ہے۔ انکار لسانی بھی۔ انکار اجتنابی بھی۔ اور انکار قلبی بھی۔ قرآن و حدیث میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان میں یہ بھی خوبی ہے۔ کہ وُہ نہ صرف نام ہیں۔ بلکہ حقیقت پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ زبانِ عربی کی یہ خوبی ہے۔ کہ جو نام کسی چیز کا ہو۔ وُہ نہ صرف یہ کہ اس چیز کو بتاتا ہے۔ بلکہ اس کے استعمال کے مواقع یا اس کی علت۔ یا اس کے خواص پر بھی روشنی ڈالتا ہے اس حدیث کے مطابق ہمارے بزرگوں نے ایک واقعہ بھی لکھا ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مومن کی غیرت کس رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔

ایک بزرگ کے متعلق

لکھا ہے۔ وہ بازار میں سے گزر رہے تھے انہوں نے دیکھا۔ بادشاہ کا ایک درباری اپنے دوستوں کی مجلس میں بیٹھا ہُوا سارنگی بجا رہا ہے۔ اس بزرگ نے اسے منع کیا۔ مگر وُہ باز نہ آیا۔ اور وُہ آگے چلے گئے۔ اگلے روز یہ پھر گزرے۔ تو وُہ پھر وہیں بیٹھا سارنگی بجا رہا تھا۔ انہوں نے اس کے ہاتھ سے سارنگی پکڑ لی اور توڑ پھوڑ کر پھینک دی۔ اس بزرگ کا چونکہ اثر لوگوں پر تھا۔ اور لوگ ان کی طرف بہت رغبت رکھتے تھے۔ اس درباری نے ان سے مقابلہ مناسب نہ سمجھا۔ مگر جا کر بادشاہ سے شکایت کی۔ اور اسے کہا۔ کہ اگر آپ کے درباریوں کی یوں ہتک ہونے لگی۔ تو رعب جاتا رہے گا۔ بادشاہ نے اس بزرگ کو دربار میں بُلوایا۔ دربار لگا ہُوا تھا۔ فوجی پہرہ موجود تھا۔ بادشاہ نے سارنگی اپنے ہاتھ میں لی۔ اور تخت پر بیٹھ کر اس کی تاروں سے کھیلنے لگا۔ وُہ بزرگ بھی خاموش بیٹھے رہے۔ اور کچھ نہ کہا۔ جب بادشاہ نے دیکھا۔ کہ وُہ بزرگ خاموش ہیں۔ تو اس نے پوچھا۔ کہ کل کیا واقعہ ہُوا تھا۔ بزرگ نے دریافت کیا۔ کہ کونسا واقعہ۔ تو بادشاہ نے کہا۔ کہ فلاں شخص سارنگی بجا رہا تھا۔ اور تم نے اسے لے کر توڑ دیا۔ بزرگ نے کہا۔ کہ ہاں حضور میں نے توڑ دیا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا۔ کیوں؟ تو اس بزرگ نے جواب دیا۔ اس لئے کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر تم کسی بدی کو دیکھو۔ تو اسے ہاتھ سے مٹا دو۔ اس پر بادشاہ نے کہا۔ کہ اب میرے ہاتھ میں کیا ہے اس بزرگ نے جواب دیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ اگر ہاتھ سے نہ روک سکو۔ تو زبان سے روک دو۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو

دل میں ہی بُرا منالو

اس وقت مجھے اس تیسرے حکم پر ہی عمل کی طاقت ہے۔ سو میں کر رہا ہوں :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اسلام نے غیرت کے مفہوم کا اظہار انکار۔ استکراہ۔ کراہت یا اباء کے الفاظ میں کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مواقع بھی بتا دیئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن و حدیث میں غیرت کے مفہوم کے ادا کرنے کے لئے جو الفاظ رکھے گئے ہیں ان کو سننے کے بعد آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ جس مفہوم کو اردو میں لفظ غیرت ادا کرتا ہے۔ اسکے متعلق یہ شرط ہے۔ کہ وہ فعل جس کے لئے غیرت پیدا ہو برا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ

مومن کا دل

اچھی چیز کا انکار نہیں کیا کرتا۔ نیز اس سے ثابت ہے۔ کہ غیرت چار صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں ظاہر ہوتی چاہیئے۔ اگر جائز ہو۔ اور طاقت ہو تو ہاتھوں سے اس فعل کو مٹا دیا جائے۔ لیکن اگر طاقت نہ ہو۔ یا مقابلہ کی اجازت نہ ہو۔ تو زبان سے ارد گرد کے لوگوں کو

صداقت سے آگاہ

کر دیا جائے۔ اور اگر ایسا کرنے کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو اس مجلس سے اٹھ کر چلے جانا چاہیئے۔ جس میں شعائر اللہ کی ہتک ہو رہی ہو۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو کم سے کم نیکی یہ ہے۔ کہ دل میں ہی نفرت کا اظہار کیا جائے۔ یہ چار مواقع ہیں۔ جو اسلام نے غیرت دکھانے کے بیان کئے ہیں؛

اب اس تفصیل کے بعد صاف معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ قادیان کے لوگوں پر اس وجہ سے جو پشاور کے دوست نے بیان کی ہے۔ بے غیرتی کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ یعنے اس وجہ سے کہ انہوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ انکو بے غیرت نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ میں نے غیرتی کی جو تفصیل بیان کی ہے بس میں بتا چکا ہوں۔ کہ اسلامی اصول کے ماتحت جس چیز کو مٹانے کی طاقت ہو یا اس کا مٹانا جائز ہو۔ اسے بیشک مٹا دینا چاہیئے۔ لیکن اگر طاقت نہ ہو۔ یا جائز نہ ہو۔ تو اس کے لئے دوسرا حکم ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا قانون کو ہاتھ میں لینا جائز ہے۔ اور کیا اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے۔ کہ قانون کو اگر اپنی مرضی کے خلاف پاؤ تو اسے توڑ دو۔ اگر تو یہی تعلیم ہے۔ تو بے شک قادیان کے لوگوں پر بے غیرتی کا الزام لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ قانون کو ہاتھ میں نہ لو۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کو بے غیرتی کہنا درست نہیں۔ اور جس نے اس تعلیم کو درست سمجھتے ہوئے اس پر عمل کیا۔ اسے

بے غیرت قرار دینا بڑا ظلم

ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ کہ ایسے موقعہ پر قانون کو توڑ دینا جائز ہے۔ ایسے لوگ شریعت اور احمدیت کے رو سے غلط عقیدہ رکھنے والے ہیں۔ لیکن یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے عقیدہ کے رو سے بے غیرت ہیں۔ غرض چونکہ شریعت نے حکم دیا ہے۔ کہ قانون کو ہاتھ میں مت لو۔ اور ہاتھ مت اٹھاؤ۔ جو اس پر عمل کرتا ہے۔ وہ بے غیرت نہیں کہلا سکتا۔ لیکن جو ہاتھ اٹھانے کو جائز سمجھتا ہے۔ اور نہیں اٹھاتا۔ وہ اپنے عقیدہ کی رو سے بے شک بے غیرت ہے۔ لیکن شریعت کے رو سے پھر بھی بے غیرت نہیں۔ کیونکہ شریعت نے اس موقعہ پر ہاتھ سے مقابلہ کرنے کا حکم ہی نہیں دیا۔ اگر شریعت پر عمل کرنے کا نام بے غیرتی رکھا جائے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول نے بے غیرتی سکھائی ہے۔ پس اگر قانون کی پابندی کی وجہ سے قادیان کے احمدیوں کو بے غیرت کہا جائے۔ تو یہ صرف قادیان کے احمدیوں پر نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول پر بھی الزام ہو گا۔ کیونکہ بے غیرتی کی تعلیم دینے والا بھی بے غیرت ہی ہوتا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اگر

کسی کا عقیدہ

یہ ہے کہ قانون کو ہاتھ میں لینا چاہیئے وہ چاہے قادیان میں ہو یا پشاور میں۔ اگر ہاتھ نہیں اٹھاتا تو وہ اپنے عقیدہ کے رو سے بے غیرت ہے کیونکہ غیرت کا حکم صرف قادیان والوں کے لئے ہی تو نہیں۔ یہ تو سب کے لئے ہے۔ خواہ کوئی پشاور کا ہو یا راولپنڈی کا۔ لاہور کا ہو یا کراچی کا۔ کلکتہ کا ہو یا بمبئی کا۔ خواہ کوئی انگلینڈ کا ہو یا امریکہ کا۔ چین کا ہو یا جاپان کا۔ سماٹرا کا ہو یا جاوا کا۔ پس جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ شریعت کا یہی حکم ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر قانون کو ہاتھ میں لو۔ اور بدی کرنے والے کو مٹا دو۔ تو جس نے بدی کو نہیں مٹایا وہ بے غیرت ہے۔ خواہ کہیں رہتا ہو۔ لیکن اگر شریعت یہ کہتی ہے۔ کہ مت مٹاؤ۔ اور قانون کو ہاتھ میں نہ لو۔ جیسا کہ میرا عقیدہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے اور جیسا کہ قرآن کریم احادیث اور کلام مسیح موعود سے ثابت ہے۔ تو جس نے اس پر عمل کیا۔ وہ باغیرت ہے۔ کیونکہ

اصل غیرت

یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کرے۔ خواہ اپنے نفس کے جوشوں کو کتنا ہی مارنا کیوں نہ پڑے؛

میں نہیں سمجھ سکتا۔ پشاور کے کس دوست کو یہ کیونکر معلوم ہو گیا کہ قادیان میں ایسے دوستوں کی تعداد اسی فیصدی ہے۔ کہ جن کا خیال ہے بدی کو ہاتھ سے مٹانا چاہیئے۔ جہاں تک میرا علم ہے۔ اور میرا علم اس کے متعلق سب سے زیادہ ہے۔ ایسے لوگ دس فیصدی بھی نہیں ہیں ہم ایسے لوگوں کو جانتے ہیں۔ اور ان کو بھی جانتے ہیں۔ جو بظاہر ہم سے ملے ہوئے ہیں مگر اصل میں ہمارے دشمنوں سے ان کو ہمدردی ہے۔ جن دنوں ہائی کورٹ کے فیصلہ میں بعض ایسے ریمارک ہوئے جن کی بنا پر ان کا غلط مفہوم سے

کر مخالفوں کو اعتراض کا موقعہ

مل گیا۔ تو ایک دوست نے مجھے لکھا کہ میں فلاں شخص کے ساتھ ملکر امتحان کی تیاری کیا کرتا تھا۔ وہ کہنے لگا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو (نعوذ باللہ) ضرور سزا ہونی چاہیئے۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ وہ لوگوں کو جوش تو دلاتے رہتے ہیں۔ وہ شخص انجمن کا ملازم ہے۔ قادیان میں رہتا ہے۔ اور بظاہر ہمارے ساتھ ہے۔ مگر دل اس کا آتش کینہ سے جھلس رہا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ کسی طرح ان کو سزا ہو۔ تو میرا دل ٹھنڈا ہو۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسکی خواہش کو پورا نہ ہونے دیا۔ پس ایسے لوگ بھی جماعت میں ہیں جنکو

ہماری اہر کامیابی

تیر کی طرح لگتی ہے لیکن جب کوئی ابتلا کا موقعہ آتا ہے۔ تو وہ آنکھیں کھول کھول کر دیکھتے ہیں۔ کہ کہیں سے روشنی نظر آتی ہے یا نہیں۔ یعنے جماعت تباہ ہوتی ہے یا نہیں۔ مگر یہ کہنا کہ ایسے لوگ اسی فیصدی ہیں بالکل غلط ہے۔ میرے علم میں ایسے لوگ دو درجن سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ جو مجھ سے چھپ چھپ کر ملتے ہیں۔ اور گلیوں میں ان کو سلام کہتے ہیں۔ بلکہ چار رستہ چھوڑ کر ان سے ملنے کے لئے دوسری گلیوں میں پہونچتے ہیں۔ ہمیں ان کا بھی علم ہے۔ جو انہیں بٹالہ۔ امرتسر یا لاہور میں ملتے ہیں۔ اور باتیں کرتے ہیں۔ ہم ان کو بھی جانتے ہیں۔ جو ان کو غیرت دلاتے اور کہتے ہیں کہ تم نے تو کچھ بھی نہ کیا۔ ہمیں تو تم لوگوں سے بہت امیدیں تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گو مجھے اس بے شرمی کی کبھی سمجھ نہیں آئی۔ کہ وہ کس مونہہ سے ان کو یہ کہتے ہیں۔ کہ تم نے کچھ نہ کیا۔ جن لوگوں سے یہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ وہ بھی کہتے ہوں گے۔ کہ یہ شخص کیسا بے حیا ہے۔ خود تو ان کے ساتھ بیٹھ کر روٹیاں توڑ رہا ہے۔ اور ہمیں کہتا ہے۔ کہ کچھ بھی نہیں کیا۔ گویا خود بڑا تیس مارخان ہے۔

یاد رکھو۔ کہ ہمارے حکم کے خلاف ان سے ملنا

ہمارے ساتھ غداری

ہے۔ بظاہر ہمارے ساتھ مگر دل سے ان کے ساتھ رہنا خدا تعالےٰ سے غداری ہے۔ اور ان لوگوں سے جو کم سے کم مونہہ سے تو ہمارا مقابلہ کرتے ہیں کہنا کہ تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ ان لوگوں کے ساتھ بھی غداری ہے۔ گویا ایسے لوگ انسانوں کے بھی خدا تعالےٰ کے بھی اور احمدیت کی مخالف طاقتوں کے بھی غدار ہیں یہ

تینوں طرف سے لعنت کا مارا ہُوا

جیسے جنت تو الگ دوزخ بھی حقارت سے دیکھتی ہے۔ ہمارے مخالفوں سے مل کر کہتا ہے۔ کہ تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ گویا یہ خود ابھی رستم کو شکست دے کر آیا ہے۔

یہاں میں ایک اور غلطی کا ازالہ بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ بعض لوگوں نے میری طرف یہ بات منسوب کی ہے۔ کہ میں نے کہا ہے۔ کہ

قادیان میں پانسو منافق

ہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ میں نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ جہاں تک میرا علم ہے میری طرف یہ بات منسوب کرنا جھوٹ ہے۔ یا پھر ممکن ہے۔ کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو۔ بعض اوقات ایسا فقرہ بولا جاتا ہے۔ کہ اگر پانسو منافقین بھی قادیان میں ہوں۔ تو کیا ڈر ہے اور ممکن ہے۔ کسی کو کسی ایسے فقرہ سے غلط فہمی ہو گئی ہو۔ پس اگر یہ غلط فہمی نہیں تو مجھ پر افترا اور بہتان ہے۔ میرے علم میں ایسے لوگوں کی تعداد دو درجن سے زیادہ نہیں۔ بلکہ اس سے کم ہی ہوگی۔

دوسرا حصہ اس سوال کا

یہ ہے۔ کہ قادیان میں اسّی فیصدی احمدی ایسے ہیں۔ کہ جو اپنے ماں باپ کے متعلق گالی تو سُن سکیں گے۔ اور گالی دینے والے سے جھٹ لڑ پڑیں گے پھر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خاندان کے متعلق گالیاں سُنکر کیوں خاموش رہتے ہیں۔ اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ میرے علم سے یہ بات باہر ہے۔ کہ اسّی فیصدی لوگ ایسے ہیں میں یہ جانتا ہوں کہ ایسے احمدی بے شک ہیں۔ جو مُنہ سے تو صبر صبر کی تلقین کرتے رہتے ہیں مگر جب ان کو یا ان کے ماں باپ کو یا ان کی بیوی یا بیٹی کو کوئی بات کہی جائے۔ تو ان کو طیش آجاتا ہے ایسی روائتیں تو میرے علم میں سات آٹھ ہی ہیں۔ مگر عام انسانی کمزوری اور پھر انسانی نفس کے جوش کو مدنظر رکھتے ہُوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ اور بھی ہوں گے۔ لیکن اس دوست کا پشاور میں بیٹھے ہُوئے

اسّی فیصدی پر الزام

لگانا درست نہیں۔ میں اس امر کی تو تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ایسے لوگ ہیں اور جتنے میرے علم میں ہیں۔ ان سے بھی زیادہ ہوں گے۔ لیکن اس بات کو ماننے کے لئے میرا نفس تیار نہیں۔ کہ اسّی فیصدی ایسے ہیں۔ لیکن اگر زیادہ بھی ہوں۔ تو چونکہ ہمیں علم نہیں اور قرآن کریم کا حکم ہے کہ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ یعنی جس بات کا علم نہ ہو۔ اس کے پیچھے نہ پڑو۔ ہمیں کوئی حق نہیں۔ کہ ایسی بات کہیں۔

میں اس بات سے بھی متفق نہیں ہوں۔ کہ جو لوگ ایسے ہوں۔ ان کے متعلق بھی یہ کہا جا سکتا ہو۔ کہ وہ لوگ بے غیرت ہیں۔ ہم صرف اس قدر کہنے کے حقدار ہوں گے۔ کہ ان میں ایک گناہ پایا جاتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مفہوم نہیں۔ کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت نہیں۔ اس حقیقت کے ہوتے ہُوئے بھی۔ کہ اگر ان کے ماں باپ کو گالی دی جائے۔ تو ان کو غصہ آجاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دی جائے۔ تو نہیں آتا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ماں باپ کو گالی ملنے پر غصہ کا آنا

محبت کا مقام

ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی ملنے پر غصہ نہ آنا عدم محبت کا مقام ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص دو موقعوں میں سے ایک موقعہ پر کمزوری دکھاتا ہے۔ تو ہمارا یہ حق نہیں۔ کہ ہم اس کمزوری والے موقعہ کو تو اس کی اصل حالت سمجھیں اور دوسری کو بناوٹ کہیں۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ کہ بات اس کے الٹ ہو۔ کوئی شخص کبھی جھوٹ بولتا ہے اور کبھی سچ۔ تو ہمارا یہ حق نہیں۔ کہ اس کے جھوٹ کو اس کی اصل حالت قرار دیں۔ اور سچ کو بناوٹ کہیں۔ کیونکہ عین ممکن ہے۔ کہ اس کی اصلی حالت سچ بولنے کی ہی ہو۔ اور جھوٹ وہ کبھی گھبراہٹ میں بول دیتا ہو۔ اور جب یہ

دونوں صُورتیں

ممکن ہیں۔ تو ہمارا کیا حق ہے۔ کہ اس کی گناہ والی حالت کو اصل قرار دیں۔ زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ پتہ نہیں۔ اس کی اصل حالت کیا ہے۔ مزید دلائل ملیں۔ تو پتہ لگے۔ لیکن یہ حق ہمارا نہیں۔ کہ اس کی کمزوری والی حالت کو درست سمجھیں۔ اور اس سے مطالبہ کریں۔ کہ فلاں موقعہ پر جو کمزوری تم نے دکھائی تھی۔ وُہی اب دکھاؤ۔

ایک موقعہ پر ایک شخص چوری کرتا ہے۔ اور دوسرے موقعہ پر نہیں کرتا۔ تو کیا ہمارا حق یہ ہے کہ اسے کہیں۔ دوسرے موقعہ پر بھی چوری کرو۔ یا یہ حق ہے۔ کہ ہم اسے یہ کہیں۔ کہ کسی موقعہ پر بھی چوری نہ کرو۔ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر ایک شخص دو فعل کرتا ہے۔ جن میں سے ایک شریعت کے خلاف ہے۔ اور دوسرا مطابق۔ تو ہم پر یہی واجب ہے۔ کہ ہم اس سے یہ مطالبہ کریں۔ کہ وہ ہر موقعہ پر ہی

شریعت کے مطابق

کام کیا کرے۔ سو ہماری نصیحت ایسے لوگوں کے لئے یہ ہوگی۔ کہ اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے متعلق گالیاں سُنکر بھی صبر کرو۔ جس طرح تم ان سے زیادہ محبوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں سُنکر کرتے ہو۔ اور ہم ان سے یہ نہیں کہیں گے۔ کہ جس طرح ماں باپ کو گالی سُنکر تمہیں غصہ آجاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سُنکر بھی اسی طرح کیا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق گالی سُنکر اس کا

صبر کرنا نیکی ہے

اور ماں باپ کے متعلق گالی سُنکر لڑ پڑنا گناہ ہے۔ اور ہمارا اس سے یہ مطالبہ کسی طرح جائز نہیں۔ کہ دونوں موقعوں پر گناہ کرو۔ بلکہ ہم یہی کہیں گے۔ کہ دوسرے موقعہ پر بھی صبر کرو۔ ہم یہ نہیں کہیں گے۔ کہ ماں باپ کے لئے تم کو غصہ آیا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کیوں نہیں آتا۔ بلکہ اس کی غیرت کو اس طرح بھڑکائیں گے۔ کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق گالی سُنکر تم نے صبر کیا تھا۔ اپنے ماں باپ کے متعلق گالی سنکر بھی ویسا ہی صبر کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن جو ہماری اس نصیحت کو نہ مانیں انہیں بھی ہم بے غیرت نہیں کہیں گے۔ کیونکہ گو ممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق گالی سنکر بعض لوگ بے غیرتی کی وجہ سے ہی چپ رہتے ہوں۔ مگر

بعض کے لئے اور وجوہ

بھی ہو سکتی ہیں۔ اور ہمیں ان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ جب نیک اور بد دونوں وجوہ ہو سکتی ہیں۔ تو ہم کیوں نہ نیک وجہ لیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا میں بہت سے کام عادتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک شخص کے سامنے دونوں مواقع آتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی گالی دی جاتی ہے۔ اور اسکے باپ کو بھی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق گالی سنتا اور صبر کرتا ہے۔ لیکن جب اس کے باپ کو گالی دی جاتی ہے۔ تو وہ لڑ پڑتا ہے اور صبر نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ یہ تعلیم دیتے رہے ہیں۔ کہ گالیوں کو سنکر صبر کرو اور چپ رہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب ایک شخص کے سامنے آپ کو گالی دی جاتی ہے۔ تو اُسے فوراً آپ کی یہ تعلیم یاد آ جاتی ہے اور وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے باپ نے کبھی اسے ایسی نصیحت نہیں کی۔ اس لئے جب باپ کو گالی ملتی ہے۔ تو چونکہ صبر کے متعلق اس کی کوئی تعلیم بیٹے کو یاد نہیں آتی۔ وہ لڑ پڑتا ہے۔ پس ہم بجائے یہ نتیجہ نکالنے کے کہ اس نے بے غیرتی دکھائی۔ یہ کیوں نہ نکالیں۔ کہ یہ بے غیرتی سے نہیں۔ بلکہ باپ کی طرف سے

تربیت کی کمی

کی وجہ سے ہے۔ تعلیم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا حق ادا کر دیا۔ کہ گالیاں سنو اور صبر کرو۔ چپ رہو۔ اور جب ایسا موقعہ آیا۔ یہ تعلیم اسے یاد آگئی۔ فوراً اس کے لئے روشنی پیدا ہوئی اور اندھیرا جاتا رہا۔ باپ نے اسے ایسی تعلیم نہ دی تھی۔ اس لئے اندھیرا ہی رہا۔ اور اندھیرے میں ہی وہ لڑ پڑا۔

میں نے گزشتہ خطبہ میں اس امر پر زور دیا تھا۔ کہ جذباتی فیصلے

بسیط اور مرکب

ہوتے ہیں۔ آج میں بتاتا ہوں۔ کہ اسی طرح نیکیاں اور بدیاں بھی بسیط اور مرکب ہوتی ہیں۔ محض کسی نام کو لے کر ہم فتوے نہیں لگا سکتے۔ کہ ان کے ماتحت کیفیت بھی ایک ہی ہے۔ کیونکہ ایک نام کے ماتحت بھی کیفیتیں بدلتی رہتی ہیں۔ مثلاً چوری ہے۔ چوری کا لفظ ہر چوری کی نسبت بولا جائیگا مگر اس لفظ کا اطلاق اتنے کاموں کے لئے کیا جاتا ہے۔ کہ بعض بعض سے بہت ہی مختلف ہوتے ہیں۔ چونکہ چوری کا ہمارے ملک میں عام رواج ہے۔ میں اسی کی وضاحت کر دیتا ہوں کیونکہ دوستوں کو سمجھنے میں آسانی ہوگی ہمارے زیادہ تر دوست زمیندار ہیں اور انہی کے ہی ذہن نشین کرانے کی زیادہ ضرورت ہے۔ وہ اس مثال سے میرے مطلب کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔ بوجہ اس کے کہ ان کے ارد گرد کثرت سے یہ فعل کیا جاتا ہے چوری کے معنے ہیں کسی کی نظر بچا کر اس کی چیز کو لے لینا۔ مگر اسکی آگے

کئی اقسام

ہیں۔ جانوروں کی چوری۔ روپیہ کی چوری۔ کھیتی کی چوری۔ جوتیوں کی چوری رومالوں وغیرہ کی چوری۔ مگر خیر جوتیوں اور رومالوں کی چوری تو تعلیم یافتہ لوگوں کی چوری ہے۔ زمیندار تو اسے شاید سمجھ بھی نہ سکیں۔ لیکن پہلی تین قسموں کی چوریوں کو وہ خوب سمجھتے ہیں کوئی شخص روپیہ اور مال کا چور ہوتا ہے کوئی کھیتی کا۔ کوئی جانوروں کا۔ پھر آگے چوری کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ اچک کر لے جانا۔ بھگا کر لے جانا۔ باہر سے کسی کا مال اٹھا کر لے جانا سینندھ لگانا۔ اب میں چوری کی جنس کے لحاظ سے تقسیم بتاتا ہوں۔ اور ہمارے دوست سمجھ جائیں گے۔ کہ ایک ہی لفظ میں بیسیوں معنے ہوتے ہیں۔ ایک شخص جو جانوروں کی چوری کرتا ہے۔ وہ بالعموم

سینندھ لگا کر چوری

نہیں کرے گا۔ خواہ کچھ ہو جائے۔ وہ اسے اپنے لئے ذلت قرار دے گا۔ اور کہے گا۔ کہ چوہڑوں کے ساتھ مل کر سینندھ لگانا بڑی ذلت کا کام ہے۔ اضلاع گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ اور گجرات میں جانوروں کی چوری بہت ہے۔ حتیٰ کہ ان اضلاع میں اس چیز کو عیب نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ یہاں تک کہ کچھ عرصہ ہوا گوجرانوالہ کے ایک ڈپٹی کمشنر نے اپنے ایک فیصلہ میں لکھا تھا۔ کہ چوری کے الزام میں مَیں ملزم کو سزا تو دیتا ہوں۔ کیونکہ

قانون کا منشاء

یہی ہے۔ لیکن میں اسے چوری نہیں سمجھتا۔ کیونکہ یہ چیز تو ان لوگوں کے لئے معمولی بات ہے۔ اور ایک دوسرے سے انتقام لینے کا ایک ذریعہ ہے حق یہ ہے۔ کہ اس چوری کا بعض قبائل میں تو اس قدر رواج ہے۔ کہ لڑکے کو پگڑی نہیں باندھی جاتی۔ جب تک وہ گائے یا بھینس چرا کر اپنی بہن کو نہ لا دے۔ یہ بات ہمارے ناناجان صاحب مرحوم و مغفور سے کسی نے کہہ دی۔ اور یہ ان کے دل میں میخ کی طرح گڑ گئی۔ کہ ان اضلاع کے سب لوگ چور ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن وہ مسجد میں فرمانے لگے۔ کہ

ضلع گجرات کے سب لوگ چور

ہوتے ہیں۔ میرا طریق یہی ہے۔ اور یہی درست ہے۔ کہ نہ کوئی قوم ساری کی ساری بری ہوتی ہے اور نہ اچھی۔ اس لئے میں نے ان کی تردید کی۔ اور کہا کہ سارے تو چور نہیں ہوتے۔ ہاں میں یہ مان لیتا ہوں۔ کہ بعض قوموں میں چوری کی عادت بہت زیادہ ہوگی مگر ان کے دل میں یہ خیال اس طرح بیٹھا ہوا تھا۔ کہ کہنے لگے یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی شخص ضلع گجرات کا ہو اور پھر چور نہ ہو۔ میں نے خیال کیا۔ کہ اس مجلس میں اس ضلع کے بھی کوئی دوست بیٹھے ہوں گے۔ اور ان کو اس بات سے تکلیف ہوگی۔ اس لئے زیادہ زور کے ساتھ ان کے اس خیال کی تردید کی۔ مگر انہوں نے اور زیادہ وثوق کے ساتھ

اپنی بات پر اصرار

کیا۔ آخر میں نے سمجھا۔ کہ اس بات کے ازالہ کا یہی طریق ہے۔ کہ میں جماعت کے کسی بڑے اور معزز آدمی کا نام لوں اس کا نام سنکر یہ خاموش ہو جائیں گے اور میں نے سوچ کر حافظ روشن علی صاحب مرحوم کا نام لیا۔ کہ وہ بھی گجرات کے ہیں۔ مجھے معلوم تھا۔ کہ میر صاحب مرحوم حافظ صاحب کے علم اور تقوےٰ کے قائل تھے۔ میر صاحب مرحوم نے جب ان کا نام سنا تو تھوڑی دیر خاموش رہے اور میں نے سمجھا کہ میری تدبیر کارگر ہوگئی مگر وہ ذرا سی دیر خاموش رہنے کے بعد پھر بولے اور کہا کہ حافظ صاحب گجرات کے ہیں۔ میں نے کہا ہاں تو وہ فرمانے لگے تو پھر وہ بھی ضرور چور ہوں گے۔ میں نے آخر کہا۔ کہ آپ اس امر پر اس قدر زور کیوں دے رہے ہیں۔ تو

اولاد کے خواہشمند اصحاب
اگر آپ علاج کرتے کراتے مایوس ہو چکے ہوں تو فوراً رسالہ حیات جاوید مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیں جس میں آتشک سوزاک۔ جریان۔ ضعف باہ اور تمام مردانہ امراض کی مفصل ماہیت۔ مکمل علاج اور مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ نیز ہندوستان کے ممتاز ترین رسالہ الحکیم کا نمونہ بھی مفت۔
منیجر شفاخانہ چشمہ صحت و دفتر الحکیم موچی دروازہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہوں نے بتایا کہ اس ضلع میں یہ رسم ہے۔ کہ جب تک کوئی جانور چرا کر اپنی بہن کو نہ دے۔ اس کے سر پر پگڑی نہیں رکھی جاتی۔ ان کا جواب سنکر مجھے خیال ہوا۔ کہ حافظ صاحب کا نام سننے پر جو وہ تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوئے تھے۔ تو شائد یہ یاد کرنے کے لئے خاموش ہوتے تھے۔ کہ حافظ صاحب پگڑی باندھتے ہیں۔ یا نہیں۔ اب یہ بات جس نے میر صاحب کو بتائی۔ کہ ہر گجرات کے آدمی کو ایک دفعہ ضرور بھینس یا گائے چرانی پڑتی ہے۔ ہے تو غلط لیکن یہ مثال اس حقیقت کا ایک

مُبالغہ آمیز نقشہ

ضرور ہے۔ جو گجرات۔ گجرانوالہ۔ شیخوپورہ کے اضلاع کے بعض قبائل میں بدقسمتی سے پائی جاتی ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان اضلاع میں یہ مرض وسیع ہے۔ کہ جانوروں کی چوری کو کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ جو زیادہ نامی چور ہو۔ اتنا ہی معزز سمجھا جاتا ہے۔

ایک الیکشن کے موقعہ پر ان اضلاع میں سے ایک ضلع میں ایک رئیس

کونسل کی امیدواری

کے لئے کھڑے ہوئے۔ ان کی طرف سے سب ووٹروں کو پیغام بھیجا گیا۔ کہ یا تو ووٹ رکھ لو۔ اور یا بھینس دو۔ ان میں سے ایک چیز تو ہمیں دینی پڑے گی۔ مطلب یہ تھا کہ اگر مجھے ووٹ نہ دئے گئے۔ تو تمہاری سب بھینسیں چوری ہو جائیں گی۔ زمینداروں کے نزدیک ووٹ کی کیا قیمت ہو سکتی ہے۔ بھینس کی قیمت تو ان کے نزدیک بہت ہے۔ خود دودھ گھی کھاتے اور بچوں کو کھلاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ الیکشن میں جیت گئے۔ مگر دوسرے فریق نے شکایت کر دی۔ کہ یہ الیکشن تو پہلے ہی ہو چکا تھا۔ آخر وہ الیکشن ناجائز قرار پایا۔ اور اس رئیس کو امیدوار کھڑا ہونے کے حق سے محروم کر دیا گیا۔ دوبارہ الیکشن ہوا۔ تو اس کا دوسرا بھائی کھڑا ہو گیا۔ اور پھر یہی پیغام ووٹروں کو بھیجا گیا۔ اور زمینداروں نے چپ کر کے ووٹ دیدئے۔ اور پھر کسی نے شکایت بھی نہ کی۔ کہ اگر اس کا انتخاب ناجائز ہو گیا۔ تو تیسرا کھڑا ہو جائیگا۔ مگر ان جانوروں کی چوری کر دا دینے والوں کو اگر تم قتل بھی کر دو۔ تو وہ سیندھ کبھی نہیں لگائیں گے۔ نہ ایسے نعل میں کسی اور رنگ میں شرکت کرینگے۔ اور صاف کہدینگے۔ کہ ہم شریف لوگ ہیں ذلیل نہیں کہ ایسے کام کریں۔

پھر

ایک چوری کھیتی کی ہے

ہمارے ضلع میں دریا کے کنارے یہ بہت ہے۔ تم لباازخات دیکھو گے کہ ایک راہ گیر اپنے گھوڑے سے اتر کر اسے پاس کے کھیت میں چھوڑ دیتا ہے اور خود نماز میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اس کے خیال میں اس سے اس کی عبادت میں کوئی نقص نہیں آتا۔ گویا حس ہی باقی نہیں رہی۔ کہ یہ بھی چوری ہے۔ پھر تعلیم یافتہ لوگوں میں

ایک چوری ریل کے کرایہ کی

ہوتی ہے۔ ریل میں مفت سفر کرینگے۔ یا تھرڈ کا ٹکٹ لے کر انٹر یا سیکنڈ میں بیٹھ جائیں گے۔ اور وہ اسے چوری نہیں۔ بلکہ اپنی زیرکی اور ہوشیاری سمجھتے ہیں۔

مجھے یاد ہے۔ میں چھوٹا ہی تھا۔ اور نانا جان مرحوم کے ساتھ سفر کر رہا تھا نانا جان مرحوم بات کرنا خوب جانتے تھے۔ مجھے تو اب تک یہ نہیں آتا۔ میں خود بات نہیں کر سکتا۔ کوئی کرے تو پھر کر سکتا ہوں۔ مگر نانا جان مرحوم کو اس کا خوب ملکہ تھا۔ وہ بات کہیں سے شروع کر کے کہیں لے آتے۔ اور پھر تبلیغ کر دیتے تھے۔ تو اس سفر میں میر صاحب نے دنیا کی عام اخلاقی حالت کا تذکرہ شروع کیا۔ کہ ایسی ایسی بدیاں دنیا میں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور کہ ان کا تقاضا ہے کوئی مامور مبعوث ہو۔ اس مجلس میں ایک بڈھا شخص بیٹھا تھا۔ میر صاحب کی بات سنکر وہ کہنے لگا۔ کہ جی دنیا کی خرابی کے متعلق آپ کو کیا معلوم ہے۔ میں جانتا ہوں کہ دنیا میں کیا کیا خرابیاں اور بدیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ آپ تقویٰ کو رو رہے ہیں۔ حالانکہ دنیا میں

انسانیت کا نام بھی باقی نہیں

رہا۔ میں جیل کا داروغہ ہوں۔ میرا ملزموں سے واسطہ رہتا ہے۔ اور میں ان برائیوں سے خوب واقف ہوں۔ غرضکہ وہ مجلس پر ایسا چھا گیا۔ کہ میر صاحب کو بات کا موقعہ تک نہ مل سکا۔ اس کی گفتگو سنکر یہ عام اثر تھا۔ کہ وہ بہت اچھا لکھا پڑھا آدمی ہے۔ اور اخلاق کا ماہر اتنے میں ایک سٹیشن آیا جہاں ٹکٹ چیک ہوتے تھے چنانچہ ہمارے کمرہ میں بھی جو انٹر کلاس تھا ایک ٹکٹ چیک کرنیوالا آگیا۔ اس نے ٹکٹ دیکھنے شروع کئے تو معلوم ہوا کہ ان صاحب کا ٹکٹ تھرڈ کا تھا۔ بابو نے کہا کہ یہ ٹکٹ تو تھرڈ کا ہے اب یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص جلدی میں۔ یا تھرڈ میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ سمجھکر بیٹھ جائے کہ آگے چل کر زائد کرایہ دیدوں گا۔ لیکن جب اس بابو نے یہ سوال کیا تو بجائے اس کے کہ وہ اس قسم کا کوئی جواب دیتا اس کے چہرہ کا نقشہ ہی بالکل بدل گیا۔ اور ایک ہوشیار جہاندیدہ کی جگہ چہرہ پر سے

حمق اور سادگی کے آثار

نظر آنے لگے۔ اور وہ نہایت ہی سادگی سے کہنے لگا کہ کیوں صاحب یہ انٹر کیا ہوتا ہے۔ اور سب وہ لوگ جو ابھی اس کی تقریر سن رہے تھے۔ اور یوں محسوس کر رہے تھے۔ کہ وہ گویا دنیا کی انسائیکلوپیڈیا ہے حیران رہ گئے۔ بابو نے اسے ایک بیوقوف بڈھا سمجھکر کہا کہ اچھا میں تم سے کوئی زائد کرایہ وصول نہیں کرتا۔ تم اب اٹھکر تھرڈ میں چلے جاؤ۔ اور اس نے اسے تھرڈ کے کمرہ کا رنگ بتایا۔ کہ اس اس رنگ کا کمرہ ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ کہ میں تو بوڑھا آدمی ہوں۔ کس طرح اٹھاؤں آپ یہ دو پیسے لے لیں۔ اور وہاں میرا اسباب چھوڑ آئیں۔ گویا وہ اتنا سادہ آدمی ہے۔ کہ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ ریلوے کا بابو ہے۔ یا قلی۔ اور گویا یہ پہلی دفعہ ہی سفر کرنے لگا ہے۔ تو ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو ریل کی چوری کو چوری نہیں سمجھتے جس طرح قادیان میں ایک ایسا طبقہ ہے جو لنگر کی روٹی کی چوری کو چوری نہیں سمجھتا۔ یا جیسے میرے پاس اکثر شکایتیں پہنچا کرتی تھیں۔ کہ مقبرہ بہشتی میں درختوں کے پھول یا پھل لوگ توڑ لیتے ہیں اور جن لوگوں نے باغ خریدا ہوا ہوتا ہے ان سے لڑائی ہو جاتی ہے۔ اور جب کسی کو منع کیا جائے تو وہ کہدیتا ہے۔ کہ صرف برکت کیلئے یہاں کی چیز لی ہے۔ آخر میں نے انجمن والوں کو حکم دیا کہ یہاں کے پھول اور پھل آئندہ فروخت نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس طرح مہمانوں کی ہتک بھی ہوتی ہے۔ اور خواہ مخواہ لوگوں کو مصیبت میں ڈالا جاتا ہے کیونکہ لوگ برکت کی چیز خیال کر کے ہاتھ ڈال ہی دیتے ہیں۔

تو چوری بری چیز ہے۔ مگر بعض لوگوں کے لئے بعض مواقع پر یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ فلاں کام بھی چوری ہے۔ ہاں ایک دوسرے فعل کو وہ فوراً چوری قرار دیدیں گے۔ اور انہیں غصہ آجائے گا۔ کہ

میری پیاری بہنو

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کے ماہواری بیقاعدہ ہو۔ رک رک کر یا ماہواری درد سے آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ کمر درد سر درد کرتا رہتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرتے وقت سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ تو آپ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں۔ جو ماہواری خرابیوں کی حیرت انگیز اثر کرنے والی مفید دوا ہے۔ قیمت مکمل خوراک معہ محصولڈاک ۱۲/ قادیان میں ملنے کا پتہ مولوی محمد یامین تاجر کتب

میرا پتہ:۔ ایچ نجم النسا بیگم احمدی بمقام شاہدرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ایک گندہ شخص ہے جو چوری کرتا ہے۔ اب آپ لوگ خیال کر لیں۔ کہ چوری کی بھی کئی اقسام ہیں اور صرف چوری کے نام سے یہ سمجھنا صحیح نہیں کہ سب چوریاں ایک ہی قسم کی ہوتی ہیں۔ ٹکٹ کی چوری کرنے والا بھی چور ہے مگر وہ کسی کی بھینس یا روپیہ نہیں چرائے گا۔ بلکہ اسے بہت برا سمجھے گا۔ بعض بڑے بڑے معزز ای۔ اے۔ سی اور ڈپٹی کمشنر کے مرتبہ کے لوگ بلا ٹکٹ سفر کرتے ہیں کچھ عرصہ ہوا۔ ایک ڈپٹی کو سزا ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ ہمیشہ پلیٹ فارم ٹکٹ لے کر ریل میں سوار ہو جاتا تھا۔ اور جہاں پہونچنا ہوتا وہاں کسی دوست کو لکھ دیتا۔ کہ میرے لئے ایک پلیٹ فارم ٹکٹ لیتے آنا۔ اور وہی دکھا کر باہر چلا جاتا۔ وہ خود منہ میں جھاگ لا لا کر چوروں کو سزا دیتا ہوگا۔ کہ خبیثو اور بے حیاؤ تمہیں شرم نہیں آتی۔ چوری کرتے ہو۔ مگر خود اسے احساس تک نہیں تھا۔ مختصر یہ کہ

نیکیوں اور جرائم کی اقسام

ہوتی ہیں۔ یہ نہیں کہ جو ایک قسم کی چوری کرتا ہے۔ وہ دوسری قسم کی بھی کر سکتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ ا... نہیں سکتا۔ بلکہ بہت برا سمجھتا ہے۔ پس جو شخص ایک جگہ جوش دکھاتا ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ دوسری جگہ نہ دکھانا بے غیرتی کی وجہ سے ہو۔ عین ممکن ہے۔ ایک جگہ وہ عادت کی وجہ سے ایسا کرتا ہو۔ اور دوسری جگہ عادت نہ ہونے کی وجہ سے۔ اور پھر ایک جگہ غلطی دیکھ کر ہمارا یہ فرض نہیں۔ کہ دوسری جگہ بھی غلطی کرائیں بلکہ چاہئے کہ اس جگہ بھی صحیح کرائیں یہ نہیں کہنا چاہئے۔ کہ اسے بے غیرتو اپنے ماں باپ کے لئے گالی سن کر تم جوش میں آ جاتے ہو۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے سن کر کیوں جوش میں نہیں آتے۔ بلکہ ہمیں یہ کہنا چاہئے۔ کہ اسے عزیز۔ وا اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے جوش دکھا کر تم اپنی حالت کو کیوں مشتبہ کرتے ہو ہمت کرو۔ اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق گالی سن کر تم صبر دکھاتے ہو۔ اسی طرح اپنے اور اپنے ماں باپ کے متعلق سن کر صبر دکھاؤ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اتقوا مواقع التھم۔ لوگوں کو اپنے اوپر

اعتراض کا موقعہ

نہ دو۔ پس یہ صحیح نہیں کہ ایک جگہ اگر کوئی غلطی کرے۔ تو دوسری جگہ بھی اسے غلطی کرنے کے لئے کہیں۔ بلکہ کوشش یہ کرنی چاہئے۔ کہ دونوں موقعوں پر غلطی سے بچنے کے لئے کہیں۔ قادیان کے ایک معزز دوست کا خیال تھا۔ کہ ممکن ہے۔ مصری اور اس کے ساتھی جو الزام خلیفۃ المسیح اور خاندان مسیح موعود پر لگاتے ہیں۔ یہ غلط فہمی سے ہے۔ اور وہ نیک نیتی سے ایسا سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان پر اظہار ناراضگی نہیں کرنا چاہئے۔ انہیں ایام میں احتیاطاً ریل پر بٹالہ آنے اور جانے والے آدمیوں کے نام لکھے جاتے تھے تا یہ معلوم ہو سکے کہ ان لوگوں سے ملنے کے لئے منافق لوگ کیا کیا تدبیریں کرتے ہیں لازماً ان ایام میں ہر شخص کا نام لکھا جاتا تھا حتی کہ خود ناظروں کا نام بھی لکھا جاتا تھا انہیں کسی طرح معلوم ہوا کہ ان کا نام بھی بعض دفعہ لکھ کر فہرست میں پیش ہوا ہے انہیں اس پر بہت جوش آ گیا اور اس پہرہ دار سے لڑ پڑے کہ میں تجھے سیدھا کر دوں گا۔ جب ذمہ وار کارکنوں تک یہ رپورٹ پہنچی تو انہوں نے ان کی اس حرکت کو بہت برا منایا اور بعض نے اسے منافقت کا نتیجہ قرار دیا جب میرے پاس یہ رپورٹ آئی تو میں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان صاحب نے اپنے آپ کو خود ایک الزام کے مقام میں کھڑا کر دیا ہے اور کہنے والا کہہ سکتا ہے۔ کہ صاحب مصری پر اظہار ناراضگی ان تمام الزامات کے باوجود جو وہ خلیفہ پر لگاتا تھا آپ کے نزدیک قابل رنج نہ تھا مگر آپ کا محض نام لکھ دینا ایک ناقابل معافی گناہ بن گیا ہے لیکن پھر بھی ہمیں یہ غور کرنا چاہیئے کہ یہ ان کا غصہ

عادت کی وجہ سے

بھی ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ ان کو اپنے متعلق غصہ آنے کی عادت پڑی ہوئی ہو۔ اور ہم چونکہ یہی کہتے رہتے ہیں کہ دشمنوں کی گالیوں پر صبر سے کام لو۔ اس موقعہ پر ان کے خیالات دیانتداری سے بھی ہوں۔ لیکن اپنے متعلق شبہ کے وقت چونکہ کوئی ایسی تعلیم سامنے نہ تھی ان کو غصہ آ گیا۔ پس چونکہ ان کے فعل کی ایک دوسری توجیہہ ہو سکتی ہے اس لئے بدظنی کرنے یا ان کو منافق سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں۔ تو ایسے اتفاقات کثرت سے پیش آتے رہتے ہیں۔ اور مومن کا یہی کام ہے۔ کہ وہ نیکی والا پہلو لے۔

دوسرا اعتراض

یہ ہے کہ میاں عزیز احمد صاحب کی پہلے کوئی مدد نہیں کی گئی۔ جب خلیفۃ المسیح پر اعتراض ہوئے۔ تب خیال آیا۔ سو یہ بھی غلط فہمی ہے۔ گورداسپور میں جو وکیل ان کی طرف سے پیش ہوا۔ وہ فوجداری میں اس علاقہ کا بہترین وکیل ہے۔ مگر ہماری طرف سے جیسا کہ ایسے ہر موقعہ پر نصیحت ہوتی ہے۔ میاں عزیز احمد کو یہی نصیحت تھی۔ کہ سچ بولیں۔ اگر غلطی ہوئی ہے۔ تو بہتر ہے کہ اس کی سزا اسی دنیا میں بھگت لیں قاضی محمد علی صاحب مرحوم کو بھی میں نے یہی نصیحت کی تھی۔ اور ان کو بھی یہی پیغام بھجوایا تھا۔ کہ اگر قصور ہے تو اس کا اقرار کر لو۔ چنانچہ انہوں نے اقرار کر لیا۔ اور اقراری ملزم کو لائق سے لائق وکیل بھی نہیں چھڑا سکتا تاہم وکیل نے دیانتداری کے ساتھ دفاع کیا۔ اور اس کی بحث کو سنکر عدالت میں موجود لوگوں میں سے اسی فیصدی کا یہی خیال تھا۔ کہ پھانسی کی سزا نہیں ہو سکتی بلکہ بعض سرکاری افسروں نے بھی اسی رائے کا اظہار کیا۔ کہ معاملہ اتنا

یونانی ادویات کے کرشمے

دواخانہ اکسیرات شرقیہ رجسٹرڈ

کے

مدت مدید کی کوشش کے بعد ایک بے نظیر تحفہ

یعنی روح وسمہ مہندی رجسٹرڈ سوپ اور

تیل کی شکل میں تیار کیا ہے۔ جو کہ سفید بالوں کو قدرتی طور پر سیاہ کرنے میں بے مثل ثابت ہو چکا ہے۔ کمال یہ ہے کہ لگاتے لگاتے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا۔

نوٹ:۔ دواخانہ ہذا میں تشریف لا کر نمونے کے طور پر مفت استعمال کر سکتے ہیں۔ یا نمونہ -/۶/ کے ٹکٹ بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔

المشتہر

مینجر دواخانہ اکسیرات شرقیہ رجسٹرڈ ڈبی بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واضح ہے کہ پھانسی کی سزا نہیں ہوسکتی مگر مجسٹریٹ کا نقطۂ نگاہ اور ہوتا ہے۔ اور وکیل کا اور لائق سے لائق وکیل آتے ہیں۔ مگر مجسٹریٹ ان کی رائے سے اتفاق نہیں کرتا۔ ہائیکورٹ میں ان کی طرف سے

شیخ بشیر احمد صاحب

پیش ہوئے۔ وہ بھی نوجوانوں میں سے ترقی کرنے والے ہیں۔ اور ایسے نوجوان طبقہ میں سے ایسے وکیل ہیں۔ جن پر لوگوں کی نظریں ہیں۔ کہ کبھی بہت ترقی کر جائیں گے۔ وہ بھی جب بحث ختم کر کے آئے تو تمام وکلاء نے ان کو مبارک باد دی۔ کہ تم کیس جیت گئے ہو۔ مگر ججوں نے اور فیصلہ کر دیا۔ اور اس فیصلہ میں کوشش یا عدم کوشش کا کوئی سوال نہیں۔ فیصلہ تو آخر جج نے کرنا ہوتا ہے۔ وکیل نے نہیں۔ پھر یہ بھی غلط ہے۔ کہ جماعت میں جوش پیدا ہوا تو خرچ بھی کیا گیا۔ جماعت میں جوش اس لئے پیدا ہوا۔ کہ فیصلہ میں بعض ریمارک نامناسب تھے۔ مجھے ذاتی طور پر پورا پورا علم تو نہیں۔ مگر جہاں تک میرا خیال ہے ہائیکورٹ کے فیصلہ پر اپیل کے لئے جو وکیل ہماری طرف سے کیا گیا تھا۔ ان کے خرچ سے گورداسپور کے وکیل کا خرچ غالباً کم نہ تھا۔

پھر جیسا کہ میں بتا آیا ہوں

جذبات کا فیصلہ

صرف نقل سے نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جس پر حملہ ہوا ہے اس کی اہمیت کیا ہے۔ ایک حملہ ایک عام احمدی پر ہو۔ اور ایک خلیفۂ وقت پر۔ اور پھر یہ خیال کیا جائے۔ کہ دونو کے متعلق ایک سے جذبات جماعت میں پیدا ہوں یہ حماقت کی بات ہے ماں باپ پر حملہ کے وقت انسان کے اندر اور قسم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اور بچہ کے کسی آدمی پر حملہ کی صورت میں اور قسم کے پھر الزام کی حقیقت بھی دیکھی جاتی ہے۔ عزیز احمد صاحب

پر یہ الزام تھا۔ کہ انہوں نے ایک شخص پر حملہ کیا۔ اور وہ اس کو تسلیم کرتے تھے لیکن جو الزام مجھ پر سمجھا گیا تھا اسے نہ میں تسلیم کرتا ہوں۔ اور نہ جماعت۔ چنانچہ ہائیکورٹ کے پہلے فیصلہ کے وقت یہ خیال کیا گیا تھا۔ کہ ہائی کورٹ نے یہ کہا ہے کہ میں نے قتل کی تحریک کی۔ نہ میں اُسے تسلیم کرتا تھا۔ کہ میں نے ایسی تحریک کی تھی۔ اور نہ جماعت اسکو صحیح سمجھتی تھی پس جہاں الزام غلط سمجھا جائے وہاں یقیناً زیادہ جوش پیدا ہوتا ہے میں نے کہا ہے کہ جو الزام مجھ پر سمجھا گیا تھا۔ یہ الفاظ میں نے اس لئے استعمال کئے ہیں۔ کہ ہائیکورٹ نے بعد میں فیصلہ کیا۔ کہ جو معنے ججوں کے فیصلہ کے کئے گئے۔ وہ غلط تھے۔ اور وہ ان کے خیال میں بھی کبھی نہ تھے میرے کان میں مصری پارٹی کی یہ آواز بھی پہونچی ہے۔ کہ ہم پر ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ ہم ہائیکورٹ کے فیصلہ کے یہ معنی کیوں کرتے ہیں۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبوں میں قتل کی تحریک کی۔ یا انگیخت کی۔ حالانکہ خود ہی پہلے اس پر شور کیا تھا اور اشتہار شائع کیا تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہائیکورٹ کے فیصلہ سے قبل لوگوں نے وہ معنے سمجھے تھے۔ اور اس وجہ سے ہمیں تکلیف ہوئی۔ اور ہم نے ان معنوں کو مدنظر رکھکر اظہار رنج کیا اور اسوقت تک ہم کسی پر ان معنوں کی وجہ سے بددیانتی کا الزام نہیں لگاتے تھے لیکن ہائی کورٹ کے

دوسرے فیصلہ کے بعد

بھی جو وہ معنے لیتا ہے۔ ہم مجبور ہیں۔ کہ اسے بددیانت کہیں۔ پہلے مصری پارٹی اور احراری دونوں غلط معنے کرتے تھے۔ مگر ہم نے کسی کو بددیانت نہیں کہا۔ حالانکہ حقیقتاً ججوں کے نزدیک وہ بات نہ تھی۔ جو یہ لوگ پیش کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک جج نے دوسرے مقدمہ کی سماعت کے دوران میں کہا کہ جب ہمارا یہ مطلب ہی نہیں۔ تو اگر کوئی

بیوقوف یہ معنے لیتا ہے۔ تو ہمیں کیا لیکن پھر انہوں نے فیصلہ بھی لکھ دیا کہ ان کا یہ مطلب نہیں تھا۔ اور اگر اب کوئی پہلے فیصلہ کے وہ معنے کرتا ہے جو دوسرے فیصلہ سے قبل کئے جاتے تھے۔ تو وہ یقیناً بددیانتی کرتا ہے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

آسمان پر زندہ

ماننا شرک ہے۔ لیکن پہلے براہین احمدیہ میں خود یہ عقیدہ بیان کر چکے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص کہے کہ پھر آپ بھی شرک کے مرتکب ہوئے ہیں۔ تو ہمارا یہی جواب ہوگا۔ کہ ہرگز نہیں۔ آپ نے اس وقت یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ جب قرآن کریم اور الہام الٰہی سے وضاحت نہیں ہوئی تھی۔ شرک کے مرتکب وہ ہیں۔ جو اس وضاحت کے بعد ایسا کرتے ہیں۔

غرض جس طرح براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا عقیدہ لکھنے کی وجہ سے نہ غیر احمدی بری ہوتے ہیں نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض پڑتا ہے۔ اسی طرح پہلے فیصلہ کے وقت میں ہمارا رنج کرنا دوسرے فیصلہ کے بعد بھی الزام لگانے والوں کو بری کرتا ہے۔ اور نہ اس سے ہم پر کوئی الزام آتا ہے۔

بعض لوگ ہمارے مخالفوں میں سے یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ یونہی جھوٹی خوشی کر رہے ہیں۔ ہائیکورٹ نے تو ان کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ اس لئے جو ہم کہتے ہیں وہی درست ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ درست ہے تو اس فیصلہ کو جو فخر الدین صاحب ملتانی کے لڑکے نے شائع کیا

حکومت نے ضبط

کیوں کر لیا۔ حالانکہ ہائیکورٹ کے فیصلہ کو کوئی ضبط نہیں کر سکتا۔ یہ حق حکومت کو اسی وجہ سے حاصل ہوا۔

مفت حاصل کیجیے

مرد و عورت کے تعلقات پر بیسویں صدی کی بہترین طبی مشہور

ڈھائی صد صفحات کی کتاب ذوق شباب

مصنفہ عالیجناب سراج الاطباء حکیم مولوی مختار احمد صاحب ایل او۔ ایم۔ پی مصنف متعدد کتب طبیہ ایڈیٹر رسالہ طب جدید لاہور یہ وہ شاندار طبی شاہکار ہے۔ جس پر ہمارے حضرت مفتی محمد صادق صاحب ومولوی عبدالماجد صاحب خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ سید عبد القادر صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور ایسے اصحاب زبردست الفاظ میں ریویو فرما چکے ہیں۔ اور ملک کے مشہور اخبارات نے تعریف کی ہے۔ نوجوانوں کے لئے اس کا مطالعہ نہ صرف ضروری ہے۔ بلکہ از حد مفید اور خضر راہ ثابت ہوگا۔ جو نوجوان بے خبری میں اپنی جوانی کھو چکے ہیں۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ دوبارہ حاصل کرینگے۔ صرف

۳۱ رجولائی ۱۹۳۵ء تک یہ رعایتی اعلان کیا جاتا ہے

کہ جو دوست ہمیں پڑھے لکھے احمدی بھائیوں کے پتے اور کتاب بھیجنے کا محصول ڈاک آٹھ آنہ کے ٹکٹ بھیجدینگے ان کو یہ کتاب مفت بھیجی جائیگی۔ یاد رہے کہ پچھلے سال یہ کتاب بقیمت ایک روپیہ چار آنہ ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے۔ میعاد رعایت کے بعد ہرگز مفت نہیں ملیگی اس لئے آج ہی منگانے کی کوشش کیجئے:۔ ملنے کا پتہ:۔ کتب خانہ طب جدید میو روڈ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روپیہ کماؤ اور امیر بن جاؤ

پانچ دس روپیہ کے سرمایہ سے اپنے شہر میں رہ کر آزادی و عزت سے ۸۰-۹۰ روپے ماہوار بلکہ زیادہ کمانا چاہیں تو مشہور کتاب "یورپ و امریکہ کی تجارت کے راز" مطالعہ کریں۔ جس میں روپیہ کمانے اور بڑھانے کے دو سو سے زائد راز سکیمیں صنعتیں تفصیل سے لکھی گئی ہیں۔ جن کی مدد سے ۸۰-۹۰ روپیہ ماہوار کمانا نہایت آسان ہے یہ کتاب ۱۹۶ انگریزی کتابوں کے مطالعہ و تجربہ کے بعد سات سال میں تیار ہوئی ہے۔

کتاب کے مضامین کی چند سرخیاں:

اس کتاب میں دو سو مختلف کام شروع کرنے، کامیاب بنانے صنعتیں اور گھر کا منافع اٹھانے کے طریقے نہایت تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ سینکڑوں روپیہ صرف کرنے اور سالوں شاگردی کرنے کے باوجود یہ سب کچھ نہیں سیکھ سکتے۔

مضامین کی چند سرخیوں کے نام

۱۵ روپے سے ۱۵ یوم میں ۵۵۴ روپے کیسے کمائے۔ شربت فولادی کی ترکیب اس کی تجارت کا راز۔ سیاہی کے نسخہ سے پال براورز نے لاکھوں روپیہ کما لیا مکمل راز و ترکیب ۵۰-۶۰ روپے دو روپیہ یومیہ کماؤ۔ مٹی سے سونا بناؤ جما ہوا دودھ بناؤ۔ تان سین گولیاں ۶۰ روپیہ کے سرمایہ سے چل سکنے والے کئی کام۔ فینائل سازی۔ سیر کریں اور روپیہ کمائیں پرانے ٹکٹوں ڈبوں میں روپیہ۔ ٹریڈ مارک ایجنسی۔ ایڈورٹائزنگ ایجنسی۔ امریکہ کی ہزی تجارت۔ سیمپل بزنس بغیر سرمایہ سینکڑوں روپیہ کماؤ۔ ایجنٹ ایجنسی۔ شادی و بیکاروں کا اخبار بغیر سرمایہ۔ ۲ آنے سے دو روپیہ بنانا۔ پرانے ٹائروں کی چٹائیاں۔ بال گنگھرالے بنانے والی مشین۔ بوٹ پالش کی مشین۔ ٹرسٹ سکیم کا کاروبار۔ وزن کر کے روپیہ کمانا کپڑے سینے کی مشین۔ ۲ گھر میں اخبارات کی کترنوں سے بھاری روپیہ۔ نیلام گھر۔ درجنوں منی آرڈر ہر روز منگواؤ نیا سلسلہ۔ مکانات کرایہ پر دینے والی ایجنسی سینکڑوں روپیہ بغیر سرمایہ۔ فیس کریم۔ پلاسٹر آف پیرس کی ترکیب۔ لاکھوں روپیہ کا راز۔ پٹرول بچاؤ گولیاں صابن کا سعوف نئی ایجاد۔ ویسلین کی ترکیب۔ سن لائٹ صابن۔ زمبک مرہم۔ دانتوں کے منجن بازار کی انگوری سرکہ کی تجارت یعنی ایک آنہ سے ۵ روپیہ بنانا۔ شیفون انک۔ موٹا پا دور کرنے والا صابن خوشبودار تیل۔ بازاری تیل بنانے۔ کھانڈ کا ست۔ سفری چائے۔ بغیر مشین سوڈا واٹر۔ امریکہ کی نفع بخش تجارت۔ کبھی خراب نہ ہونے والا سیاہی چوس۔ گارڈروں کے سرے سنہری بنانا۔ غیر شفاف شیشے کی ترکیب۔ بجلی کے رنگدار بلب بنانے۔ اگربتیاں مکھی مار دھوپ۔ بتیاں فلیٹے۔ کبھی نہ اڑنے والا خوشبو عطر۔ دیسی دمتوی چاو مچھر مار تیل۔ فینائل کی گولیاں۔ ولایتی مٹھائیاں۔ سائیکل و مشینوں کا تیل۔ گرائپ واٹر۔ بال صفا پوڈر۔ عرق صابن۔ مہندی۔ بوٹ پالش۔ امرت دھارا کا صحیح نسخہ کامیاب کرنے کا راز۔ سڈلز پوڈر۔ اخبارات تصاویر اتارنا برتنوں کو چمکانے والا پوڈر۔ بغیر سیاہی خود بخود لکھنے والی قلم۔ آگ بجھانے کا مصالحہ۔ فیس پوڈر۔ ترکیب میٹھا اچار شلغم۔ تیراکی سے روپیہ۔ مقبول بہار سینما ٹاکوں سے آمدنی کے گتی ذرائع خانگی اشیاء سے منافع۔ اشتہاری جوتشی بننا۔ چلتی پھرتی لائبریری بغیر سرمایہ بچوں کے جنگ بنانا گائیڈ بنکر روپیہ۔ پرانی کتابوں میں روپیہ۔ تمباکو کی عادت چھوڑ کر روپیہ کمانا وغیرہ وغیرہ دو سو سے زائد سکیمیں وکاروبار باعزت بغیر سرمایہ کے شروع ہو سکنے والے۔ غرض اس کتاب کے مطالعہ سے ہر ایک انسان معقول آمدنی پیدا کر سکتا ہے۔ کتاب کی قیمت بذریعہ منی آرڈر سوا دو روپیہ۔ بذریعہ وی پی اڑھائی روپے ناپسند ہونے پر قیمت واپس۔ زیادہ تفصیل کے لئے بڑی فہرست مفت

۳۰-۴۰ روپیہ ماہوار: کتاب کا ہر خریدار اپنے پتے پر چھپے ہوئے اس کتاب کے ہزاروں اشتہار چھپوا کر اور تقسیم کر کے نہایت آسانی سے درجنوں کتابیں فروخت کر کے ۳۰-۴۰ روپیہ ماہوار کما سکتا ہے۔

کمرشل سنڈیکیٹ نمبر ۶ اندرون لوہاری دروازہ لاہور (پنجاب)

کہ ایسے غلط معنوں میں پیش کیا جاتا تھا پس ضبطی نے بتا دیا۔ کہ جو معنے اس کے پہلے سمجھے گئے تھے۔ وہ صحیح نہ تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو حکومت اسے ہرگز ضبط نہ کر سکتی تھی۔ کیونکہ ہائیکورٹ کے فیصلہ کو اسی صوبہ کی حکومت ضبط نہیں کر سکتی۔ لیکن اب تو باقی حکومتیں بھی اسے ضبط کر رہی ہیں۔ چنانچہ کشمیر گورنمنٹ نے بھی اسے ضبط کر لیا ہے۔ اور اس پر ایک مسلمان اخبار نے لطیفہ کے رنگ میں لکھا ہے۔ کہ حکومت کشمیر اتنی پاگل ہے کہ اسے اتنا بھی علم نہیں۔ کہ وہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کو ضبط نہیں کر سکتی۔ اس اخبار کو علم نہیں کہ کشمیر گورنمنٹ پنجاب ہائی کورٹ کے ماتحت نہیں۔ وہ تو اگر چاہے تو اپنے علاقہ میں اصل فیصلہ کو بھی ضبط کر سکتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو کتاب ضبط کی گئی ہے وہ ہائی کورٹ کا فیصلہ نہیں۔ بلکہ وہ کتاب ہے جس کا نام ہائی کورٹ کا فیصلہ رکھ کر اس کے اندر ہائی کورٹ کے فیصلہ کی

غلط تشریح

کر دی گئی ہے۔

غرض جب تک دوسرا فیصلہ نہیں ہوا اس وقت تک ہم خود غلط فہمی میں تھے مگر دوسرے فیصلہ نے حقیقت کھول دی اور اب جو بھی یہ کہتا ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے میاں فخرالدین کے قتل کی انگیخت کی تھی وہ جھوٹ بولتا ہے اگر وہ دیانتدار ہے تو اسے چاہئیے کہ لوگوں میں بیٹھ کر ایسے م

چندہ تحریک جدید کے بارے میں ایک مخلص کا مکتوب

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ملک اختر خان صاحب ریحانہ کارکن تحریک جدید دار الصناعت لکھتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ کی لاکھ لاکھ برکتیں اور رحمتیں ہوں حضور اور حضور کے خاندان پر جنہوں نے ایزدی کے ماتحت تحریک جدید جیسی اعلیٰ و اکمل سکیم احمدیت کو بام ترقی پر پہنچانے والی جماعت کے سامنے پیش فرمائی۔ تحریک جدید میں اس سال خاکسار کا وعدہ ۱۶/- تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات بار بار اخبار میں پڑھنے کے باوجود بوجہ مالی مشکلات اور لگان زمین کے ایفائے عہد سے محروم تھا مگر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا میں مصروف۔ کہ الٰہی اپنا فضل فرما۔ توفیق دے۔ کہ عہد جلد پورا کر سکوں۔ حتیٰ کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت تحریک جدید کے جلسے شروع ہوئے۔ اور تحریک جدید کا سب سے پہلا جلسہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ سلمہا اللہ کی صدارت میں ان کے مکان پر ہوا۔ اور پھر اس کے بعد لجنہ کے جلسے محلہ وار ہوئے جن میں خاکسار کی اہلیہ شامل ہوتی رہی۔ وہ کہنے لگیں۔ کہ کیا آپ نے اپنا وعدہ چندہ تحریک جدید پورا کر دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ آپ کو مالی مشکلات کا علم ہے۔

می کو

"می کو" جگر اور طحال کے تمام امراض کا مجرب اور واحد علاج ہے اس کے استعمال سے جگر اور طحال کی ہر قسم کی خرابی دور ہو جاتی ہے۔ معدہ اور امعاء کا ضعف کمی اشتہا۔ پرانی بدہضمی قبض دائمی نفخ معدہ و امعاء بواسیر ریاحی کے لئے بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ علاوہ ازیں تمام وہ جلدی امراض جو بالعموم نظام انہضام کے نتیجہ ہی سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ وہ بھی اس کے باقاعدہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ اور آلات انہضام صحیح ہو کر خون صالح پیدا کرتے ہیں۔ اور جلدی امراض جلد رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عمر

ترکیب استعمال: پانچ ماشہ دوا تین تولہ پانی میں ملا کر کھانا کھانے کے پون گھنٹہ بعد استعمال کریں۔

مینجر ویدک یونانی دواخانہ دہلی

... انہوں نے اسی وقت اپنے طلائی کانٹے دے دیئے اور کہا کہ اپنا تحریک جدید کا چندہ ادا کر کے رسید مجھے دیں۔ چنانچہ خاکسار نے کانٹے فروخت کر کے اپنا عہد پورا کر دیا۔ حضور ...

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۶ جولائی۔ ایکٹ انتقال اراضی میں ترامیم کے بل پر آج بھی بحث جاری رہی۔ اپوزیشن پارٹی کی طرف سے بھی بہت سی ترامیم پیش ہوئیں مگر سب کی سب گر گئیں۔ بحث ابھی جاری ہے۔ رائے بہادر لالہ مکند لال پوری نے ایک ممبر کی تقریر کو غیر متعلقہ قرار دیا۔ اس پر سپیکر نے کہا کہ مسٹر پوری کو خود غیر متعلق تقریروں کی عادت ہے۔ مسٹر پوری نے اس کے متعلق اپنی طرف سے صفائی پیش کرنے پر اصرار کیا۔ اس پر انہیں ایوان سے نکال دیا گیا۔ مگر وزیر اعظم سپیکر کی اجازت سے پھر منا کر لے آئے۔

لکھنؤ ۱ جولائی۔ وزیر اعظم یو پی کی خدمت میں آج سکھوں کے ایک وفد نے حاضر ہو کر میمورینڈم پیش کیا۔ کہ سکھوں کو علیحدہ اقلیت تسلیم کیا جائے۔ اور مجالس آئین ساز لوکل باڈیز اور ملازمتوں میں معقول تناسب دیا جائے۔

واردھا گنج ۶ جولائی تعلیم کے متعلق واردھا سکیم کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے جو نوجوان یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے سامنے تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا۔ کہ اس سکیم میں مذہبی تعلیم شامل نہیں۔ کیونکہ یہ جس طریق سے دی جاتی ہے اس سے عوام میں منافرت کے جذبات پھیلتے ہیں۔

بیت المقدس ۶ جولائی۔ فلسطین کی شورش نے سخت خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ اور اسے دبانے کے لئے حکومت سخت اقدامات کر رہی ہے۔ یہودی حملوں کے سوا باقی سب جگہ کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور لوگوں کو اشیاء خوردنی کی خرید کے لئے صرف دو گھنٹے کے لئے گھروں سے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ آج چار عربوں کو سزائے موت دی گئی۔ ان پر آگ لگانے اور لوٹنے کا الزام تھا۔

لکھنؤ ۶ جولائی۔ یوپی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام وزراء

پارلیمنٹری سکرٹری اور سپیکر ہاتھ سے بنا ہوا دیسی کاغذ اپنے استعمال میں لایا کریں۔ تمام سرکاری محکمے ہندوستانی کارخانوں میں بنا ہوا کاغذ استعمال کریں اور گورنر اس بارہ میں جس طرح چاہیں کریں۔

لنڈن ۶ جولائی۔ پنجاب کے ایک کانگرسی ایم۔ ایل۔ اے میاں افتخار الدین ان دنوں لنڈن میں ہیں۔ جہاں انہیں اس وجہ سے ایک ہوٹل میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ کہ وہ ہندوستانی ہیں معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اس معاملہ کو پارلیمنٹ میں پیش کرائیں گے

ٹوکیو ۶ جولائی۔ جنگ چین و جاپان کی پہلی سالگرہ کی تقریب پر جاپانی وزارت کی طرف سے ایک اعلان کیا گیا ہے کہ اہل جاپان مزید قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ معلوم نہیں یہ جنگ ابھی کتنے سالوں تک جاری رہے۔ دونوں ممالک کے اس وقت تک ۱۵ لاکھ اشخاص جنگ میں کام آ چکے ہیں۔

لاہور ۶ جولائی۔ حکومت کی طرف سے زمینداروں اور ساہوکاروں کے متعلق جو بعض بل اسمبلی میں پیش ہیں ان کے خلاف پروٹسٹ کے لئے غیر زراعت پیشہ ہندو ۱۰ جولائی کو مہاتما کرشن صاحب کی صدارت میں بمقام سیالکوٹ ایک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کا ایک وفد بھی وزیر اعظم سے ملاقات کے لئے شملہ روانہ ہو گیا ہے۔

ناگپور ۶ جولائی۔ سی پی کی حکومت نے پولیس کے نام ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ جس میں انہیں متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ اس صوبہ میں اب جمہوری حکومت ہے۔ جو عوام کے منتخب کردہ نمائندے چلا رہے ہیں۔ اس لئے ملک کے بدلے ہوئے حالات کے

مطابق وہ بھی اپنی حالتوں میں اصلاح کریں۔ پبلک کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ پولیس والوں کو اپنا خادم سمجھ کر ان سے تعاون کیا جائے۔

لنڈن ۶ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۱۷ جولائی کو دوبارہ پیرس جانے والے تھے۔ مگر چونکہ انگلستان کے ملک معظم اور ملکہ معظمہ وہاں جا رہے ہیں۔ اس لئے پنڈت جی کے پروگرام میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اور وہ اب ۲۲ جولائی کو جائیں گے۔

کٹک ۶ جولائی۔ کانگرسی وزارت نے ایک بل اسمبلی میں پیش کیا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ غریب کسانوں کو بڑے بڑے زمینداروں کے پنجہ سے محفوظ رکھا جائے۔ زمینداروں کی طرف سے وائسرائے کو مداخلت کی درخواست کی گئی تھی۔ مگر وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ بڑے بڑے زمیندار کافی عرصہ تک مزے لوٹ چکے ہیں۔ اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اور ہم کسانوں کی امداد کے پروگرام کو ضرور عملی جامہ پہنائیں گے میری وزارت نے سوچ سمجھ کر یہ قدم اٹھایا ہے۔ گورنر جنرل نے اگر مداخلت کی۔ تو ہم اس کا جواب دینا جانتے ہیں۔

پٹیالہ ۶ جولائی۔ دربار پٹیالہ نے ایک خاص حکم کے ذریعہ اندرون ریاست تلوار پر سے پابندی اٹھا دی ہے۔

شملہ ۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے بعد بعض اچھوت ممبر ڈاکٹر امبیدکر کو پنجاب لا رہے ہیں۔ تا اچھوتوں میں جو کانگرس کا پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ ان کے ذریعہ اس کے اثر کو زائل کرایا جائے۔

لنڈن ۷ جولائی۔ ماسکو سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ روس کے

وزیر خارجہ ایم لٹوینوف کو سٹالن کے حکم سے زیر حراست کر لیا گیا ہے اور اسے اس کی انگریز بیوی سے جدا رکھا گیا ہے۔

کلکتہ ۶ جولائی۔ رشامی پیر کے متعلق جس نے وزیرستان میں افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے لشکر جمع کرنا شروع کیا تھا۔ اور اب گرفتار ہو کر شام بھیجا جا چکا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ یہ شخص جس کا نام سید محمد سعید ہے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی اولاد میں سے ہے۔ اس خاندان کے بعض لوگ شام میں آباد ہیں۔ اور امیر امان اللہ خان کے سسر محمود طرزی صاحب کا خاندان بھی انہیں میں سے ہے۔ اور اس طرح سید محمد سعید اور محمود طرزی صاحب کی باہم رشتہ داری ہے۔ امان اللہ خان کی حکومت کے آخری ایام میں یہ شخص افغانستان گیا تھا۔ امان اللہ خان کی حکومت نے اس کا عظیم الشان استقبال کیا۔ اور بھرے دربار اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ وہاں سے واپسی پر یہ شخص کلکتہ میں ذکریا سٹریٹ میں واقع ایک ہوٹل میں تین ہفتہ تک ٹھہرا تھا۔ اس ہوٹل سے باہر ہر وقت پٹھانوں کا اجتماع رہتا تھا۔ اس وقت اس کی عمر ۲۴ یا ۲۵ سال تھی اس اقدام کی وجہ امان اللہ خان سے اس کی ہمدردی تھی۔

پورٹ سعید ۶ جولائی۔ نہر سویز کمپنی کی ورکشاپ کے تمام مزدوروں نے آج صبح ہڑتال کر دی ہے۔

نیویارک ۵ جولائی۔ گذشتہ ہفتہ یوم آزادی کی تقریبات کے سلسلہ میں حادثات کی وجہ سے ۵۷۴ آدمی ہلاک ہو گئے۔ جن میں سے ۲۷۵ اموات ٹریفک سے ہو گئیں

کلکتہ ۶ جولائی۔ حکومت بنگال نے ۲۸ نظر بندوں کا ایک اور گروہ آج رہا کر دیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریل اور ٹرک کے مشترکہ ٹکٹ

سری نگر کشمیر، مری، ڈلہوزی منڈی اور سلطانپور (کلو) تک

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام اہم سٹیشنوں سے مندرجہ بالا مقامات تک تھرو بکنگ کے لئے ریل اور ٹرک کے مشترکہ والیسی ٹکٹوں کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ اور اسی طرح ای۔ آئی و جی۔ آئی۔ پی و بی۔ بی اینڈ سی آئی اور بی اینڈ این ڈبلیو ریلویز کے بعض سٹیشنوں سے کشمیر تک سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں

مصور اور رنگدار پمفلٹ کے لئے جس میں تمام تفصیلات درج ہیں

ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

یا میسرز این۔ ڈی۔ رادھا کشن اینڈ سنز۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ آوٹ ایجنسیز راولپنڈی جموں (توی) یا سری نگر کشمیر سے درخواست کیجائے

یکم جولائی ۱۹۳۸ء سے مقامی بکنگ کے لئے اور یکم اگست ۱۹۳۸ء سے غیر ملکی بکنگ کے لئے گورداسپور میں مندرجہ ذیل ٹریفک کے لئے ایک سٹی بکنگ ایجنسی کھولی جائے گی۔ جسے میسرز محمد سلیم اینڈ کو لاہور چلائیں گے۔

(ا) تمام درجوں کے مسافروں کے لئے — بیرونی

(ب) پارسل — بیرونی اور اندرونی

(ج) اسباب — بیرونی اور اندرونی

کھلے ہوئے یا بھاری بھرکم اسباب۔ خطرناک سامان۔ مادہ آتشگیر اسلحہ اور بارود اس سٹی بکنگ ایجنسی میں نہیں لیا جائے گا۔ لیکن چھکڑوں کے وہ بوجھ جو متذکرہ بالا اسباب کے علاوہ ہوں گے۔ قبول کر لئے جائیں گے۔

مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں یا این۔ ڈبلیو ریلوے سٹی بکنگ ایجنٹس گورداسپور سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

یاقوتی گولیاں

(رجسٹرڈ) یہ گولیاں حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب ریاست جموں و کشمیر و خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کا خاص نسخہ ہے۔ جو نہایت توجہ اور دیانتداری سے بنایا جاتا ہے۔ چونکہ اس کے اجزاء نہایت صحیح اور قیمتی ہیں۔ مثلاً مشک۔ عنبر۔ مروارید یاقوت وغیرہ سے مرکب ہیں۔ اس لئے یہ گولیاں نہایت زود اثر اور مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ بہت تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ پبلک کے سامنے آئی ہیں۔ لیکن بکثرت سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موصول ہو رہے ہیں۔ کہ یہ گولیاں واقعی ایک نادر تحفہ ہیں۔ اور نہایت مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ یہ گولیاں تمام اعضائے رئیسہ کو تقویت دینے کے علاوہ مادہ تولید بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ الغرض تمام امراض کے لئے مفید ہیں جو دل و دماغ و اعضاء رئیسہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ باوجود ان اوصاف کے پچاس سنہری گولیوں کی قیمت صرف پانچ روپے ہے۔ نوٹ امراض زنانہ مثلاً درد کمر سیلان الرحم وغیرہ میں بھی بے حد مفید ثابت ہو رہی ہیں۔

اکسیر مالش یاقوتی گولیوں کے ہمراہ اکسیر مالش کا استعمال نہایت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ یہ اکسیر مالش بالکل بے ضرر ہے۔ اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ تمام درخواستیں بنام

منیجر یاقوتی گولیاں محلہ دار الرحمت قادیان ضلع گورداسپور

خونی بواسیر کی نہایت زود اثر آزمودہ دوا ہے۔ اس موذی مرض کی تکلیف جاننے والے ہی جانتے ہیں۔ یہ دوا چند روز میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت عہ محصولڈاک علاوہ

ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

خطبہ نمبر کے خریداروں کو اطلاع

جن احباب کا چندہ ۳۰ جون سے ۲۰ جولائی ۳۸ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے انہیں چاہیئے کہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ ورنہ ان کے نام اگلا خطبہ نمبر وی پی ارسال کیا جائیگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ منیجر

اس کے بغیر رہنا اپنے آپ کو

خطرے میں ڈالنا ہے

کسی قسم کی تکلیف جب آنی ہوتی ہے۔ وہ پہلے اپنی خبر نہیں دیتی جسمانی تکلیف کسی بھی وقت آدمی کو گھیر سکتی ہے حادثات کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اگر کسی ایسے وقت جبکہ کسی معالج ڈاکٹر حکیم کا ملنا مشکل ہو۔ ریل گاڑی میں جنگل میں سفر میں دوائی بھی نہ مل سکتی ہو تو جس مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے کون واقف نہیں۔ ایسے وقتوں پر ایک ننھی سی

امرت دھارا

قیمت فی شیشی ۹/۸/۱ — نصف شیشی ۱/۴/۰

کی شیشی اپنا جادو اثر دکھاتی ہے۔ ایک پورے ڈاکٹر اور پورے دواخانہ کا کام دیتی ہے اس کے بغیر رہنا اپنے آپ کو ہمیشہ خطروں کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کا استعمال نہ صرف اچانک ہونیوالی اندرونی و بیرونی امراض و حادثات میں کھانے و لگانے سے بہت جلد فائدہ دیتا ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ کان درد۔ دانت درد بدہضمی قے دست ہیضہ زکام نزلہ بخار بھڑ بچھو سانپ وغیرہ کا ڈنگ۔ چوٹ پھوڑا پھنسی اور بیسیوں امراض پر۔ آپ اطمینان سے استعمال کر سکتے ہیں۔

پتہ:۔ امرت دھارا ۱۵ لاہور